خواب میں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از

ابو شہریار

۲۰۲۱

www.islamc-belief.net

فہرست

جس نے مجھے خواب میں دیکھا 5

انس رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب 7

بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے منسوب خواب 10

عثمان رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب 12

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منسوب خواب 15

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب تعبیر خواب و خواب 17

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب 22

علی رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب 23

حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت 25

تابعین و محدثین کا نبی کو خواب میں دیکھنا 26

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ترمذی سے ناراضگی 29

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا خواب 33

خواب کے ذریعہ احادیث کی تصحیح 35

بیداری میں بھی دیکھنا ممکن ہے 41

فرقوں میں متضاد خواب 44

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اس کتاب میں دیدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات جمع کی گئی ہیں جن کو دلیل مان کر دعوی کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ تحقیق سے اس کا عکس ثابت ہوتا ہے اور کوئی بھی صحیح السند روایت نہیں ملتی جن میں خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کا ذکر ہو۔ اس کتاب میں اس موضوع پر بہت سی ضعیف روایات جمع کی گئی ہیں۔ بعض فرقوں کا دعوی ہے کہ روایت میں رانی (مجھے دیکھا) کے الفاظ ہیں اور بیداری میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جا سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین میں کہیں بھی آ سکتے ہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کی جنگوں میں بھی بعد وفات شرکت فرماتے ہیں۔ یہ تمام باطل اقوال و موقف ہیں

اللہ ہم کو ہدایت دے۔ آمین

ابو شہریار

رمضان

1442

جس نے مجھے خواب میں دیکھا

بخاری میں دو حدیثیں ہیں

من رأنی فی المنام فقد رأنی، فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی
جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بے شک مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا صحیح

دوسری حدیث ہے

من رآني في المنام فسيراني في اليقظة، ولا يتمثل الشيطان بي
قال أبو عبد الله: قال ابن سيرين: «إذا رآه في صورته
جس نے مجھے حالت نیند میں دیکھا وہ جاگنے کی حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا امام بخاری کہتے ہیں ابن سیرین کہتے ہیں اگر آپ کی صورت پر دیکھے

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارکہ کی ہے جب بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو مسلمان ہوئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فورا ملاقات نہ کر سکے پھر ان مسلمانوں نے دور دراز کا سفر کیا اور نبی کو دیکھا۔ ایسے افراد کے لئے بتایا جا رہا ہے کہ ان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک ہی محدود تھی کیونکہ اب جو ان کو خواب میں دیکھے گا وہ بیداری میں نہیں دیکھ سکتا

بخاری کی حدیث میں یہ بات خاص دور نبوت کے لئے بتائی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا تھا۔

حمود بن عبد اللہ بن حمود بن عبد الرحمٰن التویجری کتاب الرؤیا میں لکھتے ہیں المازری کہتے ہیں

احتمل أن يكون أراد أهل عصره ممن يهاجر إليه فإنه إذا رآه في المنام جعل ذلك علامة على أنه سيراه بعد ذلك في اليقظة

اغلبًا اس سے مراد ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہم عصر ہیں جنہوں نے ہجرت کی اور ان کو خواب میں دیکھا اور یہ (خواب کا مشاہدہ) ان کے لئے علامت ہوئی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں بھی دیکھا

امام بخاری نے بھی باب میں امام محمد آبن سیرین کا یہ قول لکھا ہے کہ

یہ اس صورت میں ہے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ہی کی صورت میں دیکھا جائے

یعنی شیطان تو کسی بھی صورت میں آ کر بہکا سکتا ہے ہم کو کیا پتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھے؟ صرف شمائل پڑھ لینے سے وہی صورت نہیں بن سکتی. اگر آج کسی نے دیکھا بھی تو آج اس کی تصدیق کس صحابی سے کرائیں گے؟
لیکن جن دلوں میں بیماری ہے وہ اس حدیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آج بھی خواب میں دیکھنا ممکن ہے اور خواب پیش کرتے ہیں

انس رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

طبقات ابن سعد میں ایک روایت ہے

قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الذَّارِعُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلا وَأَنَا أَرَى فِيهَا حَبِيبِي. ثُمَّ يَبْكِي.

ابن سعد نے کہا ہم کو مسلم بن ابراہیم نے خبر دی انہوں نے کہا ان پر الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الذَّارِعُ نے حدیث بیان کی کہا میں نے انس بن مالک کو کہتے سنا کہ کوئی ایسی رات نہیں کہ جس میں میں اپنے حبیب کو نہ دیکھ لوں پھر رو دیے

تجرید الأسماء والكنى المذكورة في كتاب المتفق والمفترق للخطيب البغدادی از أبِي يَعْلَى البغدادي، الحنبلي (المتوفى: 580ھ) کے مطابق اس نام کے دو راوی ہیں دونوں بصری ہیں

المثنى بن سعيد، اثنان بصريان

أحدهما: - أبو غفار الطائي. حدث عن: أبي عثمان النهدي، وأبي قلابة الجرمي، وأبي تميمة الهجيمي، وأبي الشعثاء، مولى ابن معمر.روى عنه: حماد بن زيد، وعيسى بن يونس، وأبو خالد الأحمر، ويحيى بن سعيد القطان، وسهل بن يوسف.قال الخطيب: أنا محمد بن عبد الواحد الأكبر: أنا محمد بن العباس: ثنا ابن مرابا: ثنا عباس بن محمد، قال: سمعت يحيى بن معين يقول: أبو غِفَار الطَّائي بصري اسمه المثنى بن سعيد، يحدث عنه يحيى، وقال يحيى: المثنى بن سعيد ثقة.

والآخر: أبو سعيد الضَّبِّي القسَّام.رأى أنس بن مالك، وأبا مجلز، وسمع قتادة، وأبا سفيان طلحة بن نافع.

انس رضی اللہ عنہ سے اس قول کو منسوب کرنے والا ابو سعید المثنی بن سعید الضَّبِّی القَسَّام ہے جس نے ان کو صرف دیکھا ہے

تاریخ الاسلام میں الذھبی نے اس راوی پر لکھا ہے رای انسا کہ اس نے انس کو دیکھا تھا

ابن حبان نے اس کے لئے ثقات میں کہا ہے یخطیء غلطیاں کرتا ہے

المعجم الصغیر لرواۃ الإمام ابن جریر الطبری از إکرم بن محمد زیادۃ الفالوجی الأثری کی تحقیق کے مطابق بھی اس نے انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے سنا نہیں ہے

أبو سعيد، المثنى بن سعيد، الضُبَعِيّ – بضم المعجمة، وفتح الموحدة – البصري، القسام، الذارع، القصير، كان نازلا في بني ضبيعة، ولم يكن منهم ويقال: إنه أخو ريحان بن سعيد، وروح بن سعيد، والمغيرة بن سعيد، رأى أنس بن مالك

توضیح المشتبہ فی ضبط اسماء الرواۃ وانسابہم والقابہم وکناہم کے مؤلف: محمد بن عبد اللہ (ابی بکر) ابن ناصر الدین (المتوفى: 842ھ) کا کہنا ہے کہ رای انس بن مالک اس نے انس بن مالک کو دیکھا

طبقات ابن سعد میں ہی یہ راوی قتادہ کے واسطے سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے

أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ أَحْيَانًا فَتُدْرِكُهُ الصَّلاةُ فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ.

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – لَمْ يَخْضِبْ قَطُّ. إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي مُقَدَّمِ لِحْيَتِهِ فِي الْعَنْفَقَةِ قَلِيلا وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ يَسِيرٌ لا يَكَادُ يُرَى.

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَتَّابٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْضِبْ قَطُّ، إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي مُقَدَّمِ لِحْيَتِهِ، وَفِي الْعَنْفَقَةِ قَلِيلًا، وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ يَسِيرٌ، لَا يَكَادُ يُرَى "، وَقَالَ الْمُثَنَّى: " وَالصُّدْغَيْنِ

سنن ابو داود کی روایت ہے

حدَّثنا مسلمُ بن إبراهيم، حدَّثنا المثنى بن سعيد، حدَّثنا قتادةُ عن أنس بن مالك: أن النبيَّ – صلى الله عليه وسلم – كان يزورُ أم سُلَيمٍ، فتُدركُه الصلاةُ أحياناً، فيُصلي على بِساطٍ لنا، وهو حَصيرٌ تَنضحُه بالماء

سنن الکبری نسائی کی روایت ہے

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ: اللهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي، وَنَصِيرِي، وَبِكَ أُقَاتِلُ»

معلوم ہوا کہ اس راوی کا سماع انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے جو بھی اس نے لیا وہ قتادہ کی سند سے ہے اور اس کا طبقات کی سند میں سمعت (میں نے سنا) کہنا غلطی ہے

افسوس کفایت اللہ سنابلی اس روایت کو صحیح کہہ رہے ہیں[1]

بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے منسوب خواب

ابن عساکر تاریخ الدمشق میں إبراهيم بن محمد بن سليمان بن بلال کے ترجمے میں لکھتے ہیں

إبراهيم بن محمد بن سليمان بن بلال ابن أبي الدرداء الأنصاري صاحب رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أبو إسحاق روى عن أبيه روى عنه محمد بن الفيض أنبأنا أبو محمد بن الأكفاني نا عبد العزيز بن أحمد انا تمام بن محمد نا محمد بن سليمان نا محمد بن الفيض نا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن سليمان بن بلال بن أبي الدرداء حدثني أبي محمد بن سليمان عن أبيه سليمان بن بلال عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال لما دخل عمر بن الخطاب الجابية سأل بلال أن يقدم الشام ففعل ذلك قال وأخي أبو رويحة الذي أخى بينه وبيني رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فنزل داريا في خولان فأقبل هو وأخوه إلى قوم من خولان فقال لهم قد جئناكم خاطبين وقد كنا كافرين فهدانا الله ومملوكين فأعتقنا الله وفقيرين فأغنانا الله فأن تزوجونا فالحمد لله وأن تردونا فلا حول ولا قوة إلا بالله فزوجوهما ثم إن بلالا رأى في منامه النبي (صلى الله عليه وسلم) وهو يقول له (ما هذه الجفوة يا بلال أما ان لك أن تزورني يا بلال فانتبه حزينا وجلا خائفا فركب راحلته وقصد المدينة فأتى قبر النبي (صلى الله عليه وسلم) فجعل يبكي عنده ويمرغ وجهه عليه وأقبل الحسن والحسين فجعل يضمهما ويقبلهما فقالا له يا بلال نشتهي نسمع اذانك الذي كنت تؤذنه لرسول الله

---

[1] https://youtu.be/5NMmbvCbbf0

(صلى الله عليه وسلم) في السحر ففعل فعلا سطح المسجد فوقف موقفه الذي كان يقف فيه فلما أن قال (الله أكبر الله أكبر ارتجت المدينة فلما أن قال (أشهد أن لا إله إلا الله) زاد تعاجيجها فلما أن قال (أشهد أن محمدا رسول الله) خرج العواتق من خدورهن فقالوا أبعث رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فما رئي يوم أكثر باكيا ولا باكية بعد رسول الله (صلى الله عليه وسلم) من ذلك اليوم قال أبو الحسن محمد بن الفيض توفي إبراهيم بن محمد بن سليمان سنة اثنتين وثلاثين ومائتين

إبي الدرداء فرماتے ہیں کہ

جب عمر الجابیہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بلال سے کہا کہ شام آ جائیں پس بلال شام منتقل ہو گئے... پھر بلال نے خواب میں نبی کو دیکھا کہ فرمایا اے بلال یہ کیا بے رخی ہے؟ کیا ہماری ملاقات کا وقت نہیں آیا.. پس بلال قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گئے اور روئے اور چہرے کو قبر پر رکھا... اس کے بعد حسن و حسین کی فرمائش پر آپ نے اذان بھی دی

بلال بن رباح الحبشی رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات سن ۲۰ ہجری میں ہوئی اور ایک قول تاریخ الاسلام از ذھبی میں ہے

قَالَ يحيى بْن بكير: تُوُفيّ بلال بدمشق في الطاعون سنة ثماني عشرة.

بلال کی دمشق میں طاعون سے سن ۱۸ ہجری میں وفات ہوئی

الذھبی اپنی کتاب سیر الاعلام ج ۱ ص ۳۵۸ میں اس روایت کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں

إِسْنَادُهُ لَيِّنٌ، وَهُوَ مُنْكَرٌ. اس کی اسناد کمزور ہیں اور یہ منکر ہے

ابن حجر لسان المیزان میں اور الذھبی میزان میں اس راوی پر لکھتے ہیں فيه جهالة اس کا حال مجھول ہے

ذھبی کتاب تاریخ الاسلام میں اس راوی پر لکھتے ہیں
مجهول، لم يرو عنه غير محمد بْن الفيض الغسَّانيّ
مجھول ہے سوائے محمد بْن الفيض الغسَّانيّ کے کوئی اس سے روایت نہیں کرتا

عثمان رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

الشريعة از أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) میں ہے

حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ , وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ , عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ , عَنْ نَافِعٍ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ , أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا , ثُمَّ قُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ , رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
ابن عمر نے کہا عثمان نے صبح کی لوگوں سے بات کی اور کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے کہا رات میں افطار ہمارے ساتھ کرنا – انہوں نے صبح روزہ رکھا پھر اسی روز قتل ہوا

سند میں أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عیسی بن مَاہَان ضعیف ہے

فضائل صحابہ از امام احمد اور صحیح ابن حبان میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قثنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَبُو عَمْرٍو الْعَنْبَرِيُّ، قثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَالَ أَبِي: نا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أَسِيْدٍ الْأَنْصَارِيّ قَالَ: سَمِعَ عُثْمَانُ أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا .... قَالَ: وَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ

أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيّ نے کہا انہوں نے عثمان کو کہتے سنا جب اہل مصر کا وفد نے دھاوا بولا... پس عثمان نے خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا جو کہہ رہے تھے رات ہمارے ساتھ افطار کرنا

ابو نضرۃ المنذر بن قطعۃ العبدی نے أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيّ سے روایت کیا ہے-
أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيّ مجهول الحال ہے اس کو صرف ابن حبان نے ہی ثقہ کہا ہے

فضائل صحابہ از احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ أُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأَخِي، مَرْحَبًا بِأَخِي، مَا يَسُرُّنِي أَنَّكَ وَرَاءَكَ، أَلَا أُحَدِّثُكَ مَا رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْخَوْخَةِ، وَإِذَا خَوْخَةٌ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: حَصَرُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْطَشُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَدْلَى لِي دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَوِيتُ، فَإِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَبَيْنَ ثَدْيَيَّ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ عِنْدَنَا ، فَاخْتَرْتُ أَنْ أُفْطِرَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَقُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب وہ محصور تھے ان کو سلام کیا اور انہوں نے مرحبا کہا... عثمان نے کہا کیا میں تم کو نہ بتا دوں جو میں نے نیند میں دیکھا؟ ابن سلام نے کہا ضرور—عثمان نے کہا میں خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا....

اس کی سند میں فرج بن فضالہ سخت ضعیف ہے

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُثْمَانَ، أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا "، فَأَصْبَحَ وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کو لوگوں کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا اے عثمان ہمارے ساتھ افطار کرنا – پس صبح ہوئی ان کا اسی روز قتل ہوا

اس سند میں ابو جعفر اغلباً ابو جعفر الرازی ہے جو سیئُ الحفظ برے حافظہ کے مالک تھے- نسائی نے لیس بالقوی قرار دیا ہے – یہ مختلط و مدلس بھی ہے- نام عیسی بن عبد اللہ بن ماہان بیان کیا گیا ہے- احمد نے مضطرب الحدیث بھی قرار دیا ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْيَعْفُورِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ:أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلا إِسْلامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ

عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کر دیے اور شلوار پہنی جس کو اسلام قبول کرنے کے بعد سے نہیں پہنا تھا اور کہا میں نے رات خواب میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ابو بکر اور عمر کو دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے صبر کرو اور ہمارے ساتھ افطار کرنا-

شعیب کے مطابق یہ سند یونس بن إبي يعفور کی وجہ سے ضعیف ہے

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ هِلالٍ ابْنَةِ وَكِيعٍ عَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفَرَافِصَةِ، امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَتْ: نَعَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَأَغْفَى، فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: لَيَقْتُلَنَّنِي الْقَوْمُ. قُلْتُ: كَلا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَمْ يَبْلُغْ ذَاكَ، إِنَّ رَعِيَّتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ. قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالُوا: تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ

شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں

إسناده ضعيف، زياد بن عبد الله قال في "تعجيل المنفعة" : فيه نظر، وأم هلال لا تعرف.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منسوب خواب

ترمذی روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَزِينٌ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي سَلْمَى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْنِي فِي الْمَنَامِ،

وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: "شَهِدْتُ قَتْلَ الحُسَيْنِ آنِفًا" هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

سلمی سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے رونے کا سبب پوچھا اور کہا: کس شے نے آپ کو گریہ وزاری میں مبتلا کر دیا ہے؟ آپ نے کہا: میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے آپ کا سر اور ریش مبارک گرد آلود تھی۔ میں نے عرض کی، یارسول، آپ کی کیسی حالت بنی ہوئی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے

ترمذی اور مستدرک الحاکم میں یہ روایت نقل ہوئی ہے

اس کی سند میں سَلْمَى الْبَكْرِيَّةِ ہیں

تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی میں مبارکپوری لکھتے ہیں
ہَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ لِجَهَالَةِ سَلْمَى - سَلْمَى کے مجهول ہونے کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے

کتاب مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کے مطابق

وَمَاتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ - اور ام سلمہ کی وفات ۵۹ ھ میں ہوئی- تاریخ کے مطابق حسین کی شہادت سن ٦١ ہجری میں ہوئی

لہذا یہ ایک جھوٹی روایت ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب تعبیر خواب و خواب

ابن حجر فتح الباری ص ۳۸۴ میں بتاتے ہیں کہ حاکم روایت کرتے ہیں کہ

فَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ قَالَ صِفْهُ لِي قَالَ ذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَشَبَّهْتُهُ بِهِ قَالَ قَدْ رَأَيْتَهُ وَسَنَدُهُ جَيِّدٌ
امام حاکم نے روایت کیا ہے… ایک شخص نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی شکل کے ایک شخص کو دیکھا ہے اس پر انہوں نے کہا تم نے نبی کو دیکھا ہے

ابن حجر نے کہا اس کی سند جید ہے

حالانکہ حیرت ہے عبد اللہ بن عباس اور ابن زبیر میں اپس میں اختلاف ہوا اور ابن عباس طائف جا کر قیام پذیر ہوئے لیکن اس اختلاف کو ختم کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خواب میں آئے نہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے
مستدرک الحاکم کی اس روایت کو اگرچہ الذھبی نے صحیح کہا ہے لیکن اسکی سند میں عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ہے جو مظبوط راوی نہیں ہے تہذیب التہذیب ج 6/434-435 کے مطابق اس پر یحیٰی القطان نے کلام کیا ہے

وقال صالح بن احمد عن علي بن المديني: سمعت يحي بن سعيد يقول: ما رأيت عبد الواحد بن زياد يطلب حديثاً قط بالبصرة ولا بالكوفة، وكنا نجلس على بابه يوم الجمعة بعد الصلاة أذاكره حديث الأعمش فلا نعرف منه حرفاً

صالح بن احمد عن علي بن المديني کہتے ہیں میں نے یحیی کو سنا انہوں نے کہا میں نے کبھی بھی عبد الواحد کو بصرہ یا کوفہ میں حدیث طلب کرتے نہ دیکھا اور ہم جمعہ کے بعد دروازے پر بیٹھے تھے کہ اس نے الاعمش کی حدیث ذکر کی جس کا ایک حرف بھی ہمیں پتہ نہ تھا

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَكَانَ يَزِيدُ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ، فَقَدْ رَآنِي " فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، " رَأَيْتُ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ، أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ، حَسَنُ الْمَضْحَكِ، أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، جَمِيلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ، قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ، مِنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ، حَتَّى كَادَتْ تَمْلَأُ نَحْرَهُ " – قَالَ: عَوْفٌ لَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا مِنَ النَّعْتِ – قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا

عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، نے یزید سے روایت کیا کہ میں نے ابن عباس کے دور میں نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا...(حلیہ جو خواب میں دیکھا بیان کیا گیا) ابن عباس نے کہا اگر تم بیداری میں دیکھ لیتے تو اس سے الگ نہ ہوتا

شعیب الأرنؤوط — کہتے ہیں

إسنادہ ضعیف، یزید الفارسی فی عداد المجہولین

قال البخاري في " التاريخ الكبير " 8 / 367 وفي " الضعفاء " ص 122:
قال عبد الرحمن – يعني ابن مهدي – قال لي علي – يعني ابن المديني
-: يزيد الفارسي هو ابن هرمز، قال: فذكرته ليحيى فلم يعرفه

امام بخاری نے اس کا ذکر تاریخ الکبیر میں کیا ہے اور الضعفاء میں کیا ہے کہا مجھ سے امام علی نے کہا کہ عبد الرحمان المہدی نے کہا یزید الفارسی یہ ابن ہرمز ہے اس کا ذکر امام یحییٰ القطان سے کیا تو انہوں نے اس کو نہ پہچانا

ابن ابی حاتم کے بقول یحییٰ القطان نے اس کا بھی رد کیا کہ یہ الفارسی تھا

وإنکر یحییٰ بن سعید القطان إن یکونا واحداً،

شعیب الأرنؤوط نے اس کا شمار مجہولین میں کیا ہے

امام احمد مسند میں روایت لکھتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ " قَالَ عَمَّارٌ: " فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ
ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے تھے، اور ان پر گرد و غبار پڑا ہوا تھا، اور ہاتھ میں خون سے بھری ایک بوتل تھی،میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟تو آپ نے فرمایا یہ

حسین اور اسکے ساتھیوں کا خون ہے جسکو میں صبح سے جمع کر رہا ہوں [2]

اسکی سند کا راوی مختلف فیہ ہے عمار بن إبي عمار مولی بنی ہاشم ہے کتاب اکمال مغلطائی میں ہے

و قال البخاری: إكثر من روی عنه إهل البصرة... ولا يتابع عليه

بخاری کہتے ہیں ان کی اکثر روایات اہل بصرہ سے ہیں جن کی کوئی متابعت نہیں کرتا

ابن حبان مشاہیر میں کہتے ہیں

وکان یہم فی الشئ بعد الشئ

اس کو بات بے بات وہم ہوتا ہے

ابو داود کہتے ہیں شعبہ نے اس سے روایت لی لیکن کہا وکان لا یصحح لی میرے نزدیک بھی صحیح نہیں

2

زبیر علی زئی مضمون شہادت حسین اور بعض غلط فہمیوں کا ازالہ میں مقلدانہ انداز میں ابن عبّاس کی اس روایت کو حسن لذاتہ قرار دیتے ہیں-اس روایت کو امام حاکم نے مستدرک میں حسن قرار دیا ہے الذھبی موافقت کر بیٹھے ہیں-ابن کثیر اس کو اسنادہ قوی کہتے ہیں اور البانی بھی صحیح کہتے ہیں- حمود التویجری صحیح علی شرط مسلم کہتے ہیں

یحیٰی بن سعید کہتے ہیں شعبہ نے صرف ایک روایت اس سے لی

امام بخاری نے کوئی روایت نقل نہیں کی

طبقات ابن سعد کی روایت ہے

قال: أخبرنا عفان بن مسلم. ويحيى بن عباد. وكثير بن هشام. وموسى بن إسماعيل. قالوا: حدثنا حماد بن سلمة. قال: حدثنا عمار بن أبي عمار. عن ابن عباس. قال: رأيت النبي ص فيما يرى النائم بنصف النهار وهو قائم أشعث أغبر. بيده قارورة فيها دم. فقلت بأبي وأمي ما هذا؟ قال: دم الحسين وأصحابه. أنا منذ اليوم ألتقطه. قال فأحصي ذلك اليوم فوجدوه قتل ذلك في ذلك اليوم.

عمار بن أبي عمار کہتا ہے کہ ابن عباس نے کہا ہم نے اس خواب والے دن کو شمار کیا اور یہ پایا کہ اسی خواب والے دن حسین کا قتل ہوا

اسد الغابہ میں ہے عمار بن ابی عمار نے کہا

فوجد قد قتل في ذلك اليوم ہم نے پایا کہ حسین کا اسی دن قتل ہوا

کتاب بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب از ابن العدیم کے مطابق

فأحصی ذلک الیوم فوجدوه یوم قتل الحسین رحمہ اللہ

عمار بن ابی عمار نے کہا ... اسی خواب والے دن حسین کا قتل ہوا

مستدرک حاکم کی روایت جس کو امام حاکم صحیح کہتے ہیں اور الذہبی تلخیص میں مسلم کی شرط پر کہتے ہیں اس میں ہے

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ نِصْفَ النَّهَارِ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ "، قَالَ: «فَأُحْصِيَ ذَلِكَ الْيَوْمُ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ قَبْلَ ذَلِكَ بِيَوْمٍ

اس کے مطابق عمار بن ابی عمار نے کہا ابن عبّاس نے جب دن دیکھا تو پتا چلا ایک دن پہلے قتل ہوا

ابن حبان کتاب مشاهير علماء الأمصار وإعلام فقهاء الأقطار میں کہتے ہیں کہ عمار بن ابی عمار نے کہا

وكان يهم في الشئ بعد الشئ
ان کو بات بات پر وہم ہوتا ہے
اس وہمی راوی کی روایت کیسے قبول کی جا سکتی ہے کبھی کہتا ہے اسی خواب والے دن قتل ہوا کبھی کہتا ہے ایک دن پہلے ہوا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَرَأَيْتُهُ لَا يَنْظُرُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنِي؟ قَالَ: أَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ؟ ، قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أُقَبِّلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ

ابن عمر نے کہا عمر نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمر کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے۔پس عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے پوچھا یا رسول اللہ میرا کیا حال ہے؟ فرمایا کیا تو روزہ سے ہوتا ہے پھر بھی بوسہ لیتا ہے؟ عمر نے کہا میں نے کہا وہ جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا میں اب کبھی بھی روزہ کی حالت میں بوسہ نہ لوں گا

یہ روایت شاذ ہے کیونکہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں بوسہ لیتے تھے

كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقبل ويباشر وهو صائم

علی رضی اللہ عنہ سے منسوب خواب

مسند ابو یعلی میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي، فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ مَا لَقِيتُ مِنْ أُمَّتِهِ مِنَ الْأَوْدِ وَاللَّدَدِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: «لَا تَبْكِ يَا عَلِيُّ»، وَالْتَفَتَ فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا رَجُلَانِ يَتَصَعَّدَانِ وَإِذَا جَلَامِيدُ تُرْضَخُ بِهَا رُءُوسُهُمَا حَتَّى تُفْضَخَ ثُمَّ يَرْجِعُ، أَوْ قَالَ: يَعُودُ، قَالَ: فَغَدَوْتُ إِلَى عَلِيٍّ كَمَا كُنْتُ أَغْدُو عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْخَرَّازِينَ لَقِيتُ النَّاسَ، فَقَالُوا: قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

أَبُو صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ الْكُوفِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن قَيْسٍ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ علی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں دیکھا ان سے امت کی اولادوں سے جو ملا اس

کی شکایات کی۔ پس میں رو دیا اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مت رو علی اور.. دو مرد آئیں گے اپنے سر جھکا کر پلٹ جائیں گے یا کہا لوٹ جائیں گے۔
کہا پس صبح ہوئی جیسے ہوتی تھی اور میں الخرازین تک آیا تو لوگوں سے ملا کہا امیر المومنین کا قتل ہوا

راقم کہتا ہے اس کی سند ضعیف ہے شریک ابن عبد اللہ النخعی ہے اس پر جرح ہے یہ مختلط ہو گیا تھا۔ دوسرا عمار بن معاویۃ الدہنی ہے یہ شیعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علم غیب بعد الوفات منسوب کر رہا ہے کہ رسول اللہ نے علی کو موت کی خبر دی

متن منکر ہے

دوسری روایت میں ہے

فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ مَا لَقِيتُ مِنْ أُمَّتِهِ مِنَ التَّكْذِيبِ وَالأَذَى
شکایات کی جو امت سے تکذیب و تکلیف ملی

ایک اور روایت میں ہے

وَعَنِ الْحَسَنِ- أَوِ الْحُسَيْنِ- أَنَّ عَلِيًّا- رَضِيَ الله عنه- قَالَ: لَقِيَنِي حَبِيبِي- يَعْنِي فِي الْمَنَامِ- نَبِيَّ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ: فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ مَا لَقِيتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بَعْدَهُ فوعدني الراحة منهم إلا قَرِيبٍ فَمَا لَبِثَ إِلَّا ثَلَاثًا "
شکایات کی جو اہل عراق سے رسول اللہ کے بعد ملا پس وعدہ کیا کہ راحت قریب ہے تین دن سے بھی قریب

اس کی سند میں مجھول ہے- إتحاف الخيرة میں البوصیری (المتوفى: 840ھ-) کا قول ہے
رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ بِسَنَدٍ فِيهِ راو لم يسم - اس میں راوی کا نام نہیں لیا گیا

مزید یہ کہ الخرازین نام کا عراق میں کوئی شہر نہیں ہے کتب البدان میں اس کا ذکر نہیں ملا - یہ قول كتاب المطالب العالية بِزَوَائِدِ المسانيد الثّمَانِيَةِ کے محقق سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشّثری کا ہے ولم إجد لمای منها ذكرًا في كتب البلدان.

حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت

المعجم الکبیر از طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنِي فُلْفُلَةُ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ بِحَقْوَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ بِحَقْوَيْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ بِحَقْوَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَأَيْتُ الدَّمَ يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ» . فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيعَةِ، فَقَالُوا: وَمَا رَأَيْتَ عَلِيًّا؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: «مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَرَاهُ أَخَذَ بِحَقْوَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنَّهَا رُؤْيَا رَأَيْتُهَا»

حسن بن علی نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ عرش پر لٹک رہے ہیں اور ابو بکر کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو پکڑا ہوا ہے اور عمر کو دیکھا کہ انہوں نے ابو بکر کی ران کو پکڑا ہوا ہے اور عثمان کو دیکھا کہ انہوں نے عمر کی ران کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک خون

گر رہا ہے۔پس حسن نے اس خواب کو بیان کیا اور وہاں شیعہ بھی تھے۔شیعوں نے حسن سے پوچھا کیا علی کو دیکھا؟ حسن نے کہا مجھ کو یہ محبوب تھا کہ علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو پکڑے دیکھوں لیکن میں نے جو دیکھا وہ خواب تھا

الہیثمی: إسنادہ حسن. مجمع الزوائد: 96/9.

راقم کہتا ہے اس کی سند میں فلفۃ بن عبد اللہ الجعفی مجہول ہے

تابعین و محدثین کا نبی کو خواب میں دیکھنا

سنن دارمی میں ہے

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: رَأَى مُجَاهِدٌ طَاوُوسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي الْكَعْبَةِ يُصَلِّي مُتَقَنِّعًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اكْشِفْ قِنَاعَكَ وَأَظْهِرْ قِرَاءَتَكَ قَالَ: فَكَأَنَّهُ عَبَرَهُ عَلَى الْعِلْمِ، فَانْبَسَطَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ

مجاہد نے طاووس بن کیسان کو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے دروازے پر ہیں اور فرما رہے ہیں اے اللہ کے بندے اپنی نقاب ہٹا دو اور قرات بلند کرو۔ گویا کہ علم کا کہہ رہے ہوں پس اس کے بعد حدیث کو پھیلایا

اس کی سند میں سفیان مدلس ہیں

مولویوں کا تماشہ یہ ہے کہ جو بھی کہتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس سے حلیہ مبارک پوچھتے ہیں – اور اگر شمائل میں جو ذکر ہے اس سے الگ حلیہ ہو تو اس خواب کو رد کر دیتے ہیں –

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَكَانَ يَزِيدُ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ، فَقَدْ رَآنِي " فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، " رَأَيْتُ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ، أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ، حَسَنُ الْمَضْحَكِ، أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، جَمِيلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ، قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ، مِنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ، حَتَّى كَادَتْ تَمْلَأُ نَحْرَهُ " – قَالَ: عَوْفٌ لَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا مِنَ النَّعْتِ – قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا

عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، نے یزید سے روایت کیا کہ میں نے ابن عباس کے دور میں نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ...(حلیہ جو خواب میں دیکھا بیان کیا گیا) ابن عباس نے کہا اگر تم بیداری میں دیکھ لیتے تو اس سے الگ نہ ہوتا

شعیب الأرنؤوط – کہتے ہیں

إسناده ضعيف، يزيد الفارسي في عداد المجهولين
قال البخاري في " التاريخ الكبير " 8 / 367 وفي " الضعفاء " ص 122: قال لي علي – يعني ابن المديني -:
قال عبد الرحمن – يعني ابن مهدي -: يزيد الفارسي هو ابن هرمز، قال: فذكرته ليحيى فلم يعرفه

امام بخاری نے اس کا ذکر تاریخ الکبیر میں کیا ہے اور الضعفاء میں کیا ہے کہا مجھ سے امام

علی نے کہا کہ عبد الرحمان المہدی نے کہا یزید الفارسی یہ ابن ہرمز ہے اس کا ذکر امام یحییٰ القطان سے کیا تو انہوں نے اس کو نہ پہچانا

ابن ابی حاتم کے بقول یحییٰ القطان نے اس کا بھی رد کیا کہ یہ الفارسی تھا

وإنكر یحییٰ بن سعيد القطان إن يكونا واحداً،

شعیب الأرنؤوط نے اس کا شمار مجہولین میں کیا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں صحابہ کو خواب میں نظر آئے ہوں گے اور پھر صحابہ نے ان کو بیداری میں بھی دیکھا ہو گا لیکن آج ہم میں سے کون اس شرط کو پورا کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنا ان کی زندگی تک ہی تھا وہ بھی ان لوگوں کے لئے جو اسلام قبول کر رہے تھے اور انہوں نے نبی کو دیکھا نہیں تھا. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی صحیح حدیث میں ان کا خواب میں آنا بیان نہیں ہوا. ہم تو صحابہ کا پاسنگ بھی نہیں!

راقم کہتا ہے یہ علم الغیب میں نقب کی خبر ہے جو اللہ کا حق ہے–اس پر ڈاکہ اس امت نے ڈالا ہے تو اس کی سزا کے طور پر ذلت و مسکنت چھا گئی ہے

حدیث میں ہے ایک شخص خواب بیان کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور کہا

لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ

اس کی خبر مت دو کہ شیطان نے تیرے ساتھ نیند میں کیا کھیلا

ظاہر ہے یہ کوئی صحابی تھے جن کو منع کیا گیا کہ جو بھی خواب میں دیکھو اس کو حقیقت سمجھ کر مت بیان کرو

اللہ ہم سب کو ہدایت دے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ترمذی سے ناراضگی

ابو بکر الخلال کتاب السنہ میں بیان کرتے ہیں کہ امام ترمذی اس عقیدے کے خلاف تھے کہ روز محشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ عرش پر اللہ تعالی اپنے ساتھ بٹھائے گا.
ابو بکر الخلال ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنا نقل کرتے ہیں

وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ صَدَقَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ الْجَبَلِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ صَاحِبِ النَّرْسِيِّ قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَحَدَّثَنِي، قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ لِي: هَذَا التِّرْمِذِيُّ، أَنَا جَالِسٌ لَهُ، يُنْكِرُ فَضِيلَتِي "
عبدللہ بن اسمعیل کہتے ہیں کہ میرے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کہا یہ ترمذی! میں اس کے لئے بیٹھا ہوں اور یہ میری فضلیت کا انکاری ہے

ابو بکر الخلال نے واضح نہیں کیا کہ اس خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ میں بیٹھا ہوں، تو اصل میں وہ کہاں بیٹھے ہیں. مبہم انداز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بیٹھا دیا گیا ہے تاکہ امام ترمذی پر جرح ہو سکے

ایک دوسرا خواب بھی پیش کرتے ہیں

أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْعَطَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السَّرَّاجِ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَرِضْوَانُهُ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِ عُمَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ شَيْئًا

فَأَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: إِنَّ التِّرْمِذِيَّ يَقُولُ: إِنَّ اللَّه عَزَّ وَجَلَّ لَا يُقْعِدُكَ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ، فَكَيْفَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّه، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ شِبْهَ الْمُغْضَبِ وَهُوَ يُشِيرُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَاقِدًا بِهَا أَرْبَعِينَ، وَهُوَ يَقُولُ: «بَلَى وَاللَّه، بَلَى وَاللَّه، بَلَى وَاللَّه، يُقْعِدُنِي مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ، بَلَى وَاللَّه يُقْعِدُنِي مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ، بَلَى وَاللَّه يُقْعِدُنِي مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ، ثُمَّ انْتَبَهْتُ

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السَّرَّاجِ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ابو بکر و عمر رحمہ اللہ تعالی ان کےساتھ تھے ابو بکر دائیں طرف اور عمر بائیں طرف بیٹھے تھے پس میں عمر کی دائیں طرف آیا اور عرض کیا : یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں اپ پر ایک چیز پیش کرتا – رسول اللہ نے فرمایا بولو- میں نے کہا یہ ترمذی کہتا ہے کہ اللہ عزوجل، آپ کے ساتھ عرش پر نہیں بیٹھے گا تو آپ کیا کہتے ہیں اس پر یا رسول اللہ ؟

پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ناراض ہوئے اور انہوں نے سیدھے ہاتھ سے اشارہ کیا ... اور کہہ رہے تھے بالکل اللہ کی قسم ، بالکل اللہ کی قسم میں اللہ کے ساتھ عرش پر بیٹھوں گا میں اللہ کے ساتھ عرش پر بیٹھوں گا ، اللہ کی قسم میں اللہ کے ساتھ عرش پر بیٹھوں گا پھر خبردار کیا

استغفر اللہ ! اس طرح کے عقائد کو محدثین کا ایک گروہ حق مانتا آیا ہے

اللہ کا شکر ہے کہ بدعتی عقائد پر کوئی نہ کوئی محدث اڑ جاتا ہے اور آج ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حق کیا ہے, مثلا یہ عقیدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھایا جائے گا اور انبیاء کے اجسام سلامت رہنے کا بدعتی عقیدہ

جس کو امام بخاری اور ابی حاتم رد کرتے ہیں-

حدیث میں اتا ہے کہ

میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میری وفات کے بعد آئیں گے اور ان کی خواہش ہو گی کہ وہ مجھے دیکھنے کے لئے اپنے اہل و مال سب کچھ صَرف کر دیں

اس سے ظاہر ہے کہ نبی کو خواب میں دیکھنا ممکن نہیں بلکہ اگر کوئی نبی کو دیکھنا چاہتا ہے تو کیا صرف سوتا رہے کہ ہو سکتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آ جائیں حدیث میں ہے کہ وہ اہل و مال تک صرف کرنا چاہیں گے کیونکہ وہ دیکھ نہیں پائیں گے
کہا جاتا ہے کہ علمائے اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ اگر خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کوئی ایسی بات بتائیں یا کوئی ایسا حکم دیں جو شریعت کے خلاف ہے تو اس پر عمل جائز نہ ہو گا لیکن یہ احتیاط کیوں اگر حلیہ شمائل کے مطابق ہو اور اپ کا عقیدہ ہے کہ شیطان، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بھی نہیں بنا سکتا تو اس خوابی حکم یا حدیث کو رد کرنے کی کیا دلیل ہے۔ دوم یہ اجماع کب منعقد ہوا کون کون شریک تھا کبھی نہیں بتایا جاتا

کہا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا ان کی خصوصیت ہے اس کا مطلب ہوا کہ جو لوگ یہ دعوی کریں کہ کوئی ولی یا صحابی خواب میں آیا وہ کذاب ہیں کیونکہ اگر یہ بھی خواب میں آ جاتے ہوں تو نبی کی خصوصیت کیسے رہی؟

حدیث میں ہے ایک شخص خواب بیان کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور کہا

لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ

اس کی خبر مت دو کہ شیطان نے تیرے ساتھ نیند میں کیا کھیلا

صحیح مسلم ح ۱۵۲۲ میں ہے

عثمان بن ابی شیبہ جریر، اعمش، ابی سفیان، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے پھر وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اعرابی سے فرمایا اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کا لوگوں سے بیان نہ کرو اور جابر (رض) نے کہا میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے۔

ظاہر ہے یہ کوئی صحابی تھے جن کو منع کیا گیا کہ جو بھی خواب میں دیکھو اس کو حقیقت سمجھ کر مت بیان کرو

الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی رفاقت چھوڑ کر جنت کو منتخب کیا اور آج امت سے ان کا کوئی رابطہ نہیں اور نہ ان کو امت کے حال کا پتا ہے، ورنہ جنگ جمل نہ ہوتی نہ جنگ صفین، نہ حسین شہید ہوتے، بلکہ ہر لمحہ آپ امت کی اصلاح کرتے۔

امت کا یہ حال ہوا کہ فقہی اختلاف یا حدیث رسول ہو یا جنگ وجدل ہو یا یہود و نصرانی سازش ہو سب کی خبر رسول اللہ کو ہے اور وہ خواب میں آ کر رہنمائی کر رہے ہیں

راقم کہتا ہے یہ علم الغیب میں نقب کی خبر ہے جو اللہ کا حق ہے –اس پر ڈاکہ اس امت نے ڈالا ہے تو اس کی سزا کے طور پر ذلت و مسکنت چھا گئی ہے-

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا خواب

ایک خواب کا ذکر صوفیاء میں سے علی ہجویری نے اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب میں کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھود رہے ہیں اور پھر وہ اس خواب سے پریشان ہوئے اور ابن سیرین - سے اس کی جا کر تاویل پوچھی

اس خواب کا ذکر سیر اعلام النبلاء از الذہبی (المتوفی : 748ھ-) میں ہے

شُعَيْبُ بنُ أَيُّوْبَ الصَّرِيْفِيْنِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الحِمَّانِيُّ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رُؤْيَا أَفزَعَتْنِي، رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنبُشُ قَبْرَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَأَتَيْتُ البَصْرَةَ، فَأَمَرتُ رَجُلاً يَسْأَلُ مُحَمَّدَ بنَ سِيْرِيْنَ -.فَسَأَلَه، فَقَالَ: هَذَا رَجُلٌ يَنبُشُ أَخْبَارَ رَسُوْلِ اللهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَبُو يَحْيَى الحِمَّانِيُّ نے کہا میں نے امام ابو حنیفہ سے سنا کہ میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے پریشان کر دیا کہ میں قبر نبی کو کھود رہا ہوں پس میں بصرہ کیا اور ابن سیرین سے اس پر سوال کیا تو انہوں نے کہا یہ شخص حدیث نبوی کو کھودے گا

راقم کہتا ہے اس کی سند میں مختلف فیہ راوی ہے- عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ،ابو یحییٰ الحمانی کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے احمد نے ضعیف قرار دیا ہے-

تاریخ بغداد میں دوسری سند ہے

خْبَرَنِي الصيمري، قال: قرأنا على الحسين بن هارون، عن أبي العباس بن سعيد، قَالَ: حدثنا مُحَمَّد بن عبد الله بن سالم، قال: سمعت أبي، يقول: سمعت هشام بن مهران، يقول: رأى أَبُو حنيفة في النوم كأنه ينبش قبر النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبعث من سأل له مُحَمَّد بن سيرين، فقال مُحَمَّد بن سيرين: من صاحب هذه الرؤيا؟ ولم يجبه عنها، ثم سأله الثانية، فقال: مثل ذلك، ثم سأله الثالثة، فقال: صاحب هذه الرؤيا يثور علما لم يسبقه إليه أحد قبله، قال هشام: فنظر أَبُو حنيفة وتكلم حينئذ

اس میں ہے

صاحب هذه الرؤيا يثور علما لم يسبقه إليه أحد قبله
یہ خواب والا علماء کا ایسا وارث ہو گا کہ اس سے پہلے کوئی نہ ہوا ہو گا

اس طرق میں ہشام بن مہران مجہول ہے

امام ابو حنیفہ خوابوں کو اہمیت نہیں دیتے تھے- کتاب **الآثار** از امام ابو یوسف میں ہے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَقَدِ اجْتَمَعَ فِيهِ النَّاسُ، وَقَدِ امْتَلَأَ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوا: إِنَّ رَجُلًا رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ غُفِرَ لَهُ. قَالَ: " فَجَعَلَ يُنَادِي وَيَهْتِفُ: وَيْلَكُمُ اخْرُجُوا، لَا تُعَذَّبُوا مَرَّتَيْنِ "
ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم النخعی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ وہ ایک رات مسجد کے لئے نکلے تو دیکھا لوگ جمع ہیں اور مجمع لگا ہے- ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ

کیا ہو رہا ہے ؟ لوگوں نے کہا ایک شخص نے خواب دیکھا ہے کہ جو اس مسجد میں رات میں نماز پڑھے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی- پس ابن مسعود نے ان کو پکارا آواز دی اور کہا بربادی ہو سب نکلو یہاں سے دو بار عذاب نہ دو

یعنی ابن مسعود نے خواب کو کوئی اہمیت نہ دی اور جھڑک دیا–اس کو امام ابو حنیفہ نے بیان کیا ہے اور اس طرح اپنے شاگردوں کو نصیحت کی کہ خواب کی اب کوئی اہمیت نہیں

خواب کے ذریعہ احادیث کی تصحیح

صحیح بخاری میں ابن مسعود سے مروی ہے جس کے مطابق ۱۲۰ دن بعد یعنی ۴ ماہ بعد روح اتی ہے

حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ، قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ "

تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں مکمل کی جاتی ہے۔ چالیس دن تک نطفہ رہتاہے پھراتنے ہی وقت تک منجمد خون کا لوتھڑارہتا ہے پھر اتنے ہی روز تک گوشت کا لوتھڑا رہتاہے اس کے بعد اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا عمل 'اس کا رزق اوراس کی عمر لکھ دے اوریہ بھی لکھ دے کہ بدبخت ہے یا نیک بخت ،اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے ...."(صحیح بخاری باب بدء الخلق ۔صحیح مسلم باب القدر)

اس روایت کو اگرچہ امام بخاری و مسلم نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی سند میں زید بن وھب کا تفرد ہے اور امام الفسوی کے مطابق اس کی روایات میں خلل ہے

طحاوی نے مشکل الاثار میں اس روایت پر بحث کی ہے اور پھر کہا
وَقَدْ وَجَدْنَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رِوَايَةِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ , عَنِ الْأَعْمَشِ , بِمَا يَدُلُّ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ , لَا مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور ہم کو ملا ہے جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ , عَنِ الْأَعْمَشِ , سے کہ یہ کلام ابن مسعود ہے نہ کہ کلام نبوی
راقم کہتا ہے اس کی جو سند صحیح کہی گئی ہے اس میں زید کا تفرد ہے جو مضبوط نہیں ہے

اس حدیث پر لوگوں کو شک ہوا لہذا کتاب جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم از ابن رجب میں ہے
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسْفَاطِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ الَّذِي حَدَّثَ عَنْكَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ. فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ حَدَّثْتُهُ بِهِ أَنَا " يَقُولُهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لِلْأَعْمَشِ كَمَا حَدَّثَ بِهِ، وَغَفَرَ اللَّهُ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسْفَاطِيِّ نے روایت کیا کہ میں نے خواب میں نبی کو دیکھا کہا اے رسول اللہ حدیث ابن مسعود جو انہوں نے اپ سے روایت کی ہے کہا سچوں کے سچے نے کہا ؟ فرمایا وہ جس کے سوا کوئی الہ نہیں میں نے ہی اس کو ان سے روایت کیا تھا تین بار کہا پھر کہا اللہ نے اعمش کی مغفرت کی کہ اس نے اس کو روایت کیا
یعنی لوگوں نے اس حدیث کو خواب میں رسول اللہ سے ثابت کرایا تا کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث کو صحیح سمجھا جائے

مسند علی بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي (المتوفى: 230ھ-) میں ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ خَمْسَ مِائَةِ حَدِيثٍ، أَوْ ذَكَرَ أَكْثَرَ، فَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ، فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا الْيَسِيرَ خَمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ أَحَادِيثَ، فَتَرَكْتُ الْحَدِيثَ عَنْهُ»

ھم کو عبد اللہ بن محمد بن عبد العزيز البغوي نے خبر دی کہ سوید نے بیان کیا کہ علی نے بیان کیا انہوں نے اور حمزہ نے ابان سے سنیں ہزار احادیث یا کہا اس سے زیادہ پس حمزہ نے خبر دی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ان پر وہ ہزار روایات پیش کیں تو رسول اللہ صرف پانچ یا چھ کو پہچان پائے پس اس پر میں نے ابان بن ابی عیاش کی احادیث ترک کیں

امام مسلم نے صحیح کے مقدمہ میں اس قول کو نقل کیا ہے

ابان بن ابی عیاش کو محدثین منکر الحدیث ، متروک ، کذاب کہتے ہیں اور امام ابو داود سنن میں روایت لیتے ہیں

ابان سے متعلق قول کا دارومدار سوید بن سعید الحَدَثانی پر ہے جو امام بخاری کے نزدیک منکر الحدیث ہے اور یحییٰ بن معین کہتے حلال الدم اس کا خون حلال ہے

یعنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور اس میں جرح کا قول خود ضعیف ہے جو امام مسلم نے پیش کیا ہے

سوید بن سعید اختلاط کا شکار ہوئے اور اغلباً یہ روایت بھی اسی وقت کی ہے

لہٰذا خواب میں سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بیان کرنا حدیث نہیں اور یہ قول بھی جرح کے لئے نا قابل قبول ہے۔ لیکن ظاہر ہے محدثین کا ایک گروہ جرح و تعدیل میں خواب سے دلیل لے رہا تھا جبکہ اس کی ضرورت نہ تھی

سنن ابو داود کی روایت ۵۰۷۷ ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَوُهَيْبٌ، نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ، وَقَالَ حَمَّادٌ: عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ " قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: "صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ

حَمَّادٌ نے أَبِي عَيَّاشٍ سے انہوں نے رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سے روایت کیا کہ جس نے صبح کے وقت کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کے لئے ایسا ہو گا کہ اس نے إِسْمَاعِيلَ کی اولاد میں سے ایک گردن کو آزاد کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹ جائیں گے اس کے دس درجات بلند ہوں گے یہ الفاظ شام تک شیطان سے حفاظت کریں گے حماد بن سلمة نے کہا پھر ایک شخص نے رسول اللہ کو خواب میں .. دیکھا کہا یا رسول اللہ ابی عیاش نے ایسا ایسا روایت کیا ہے – اپ نے فرمایا سچ کہا أَبُو عَيَّاشٍ نے

اس روایت کو البانی نے صحیح کہہ دیا ہے جبکہ المنذری (المتوفى: 656ھ) نے مختصر سنن إبي داود میں خبر دی تھی کہ

ذکرہ إبو إحمد الکرابیسی فی کتاب الکنی، وقال: لہ صحبۃ من النبی - صلی اللّٰہ علیہ وسلم -، .ولیس حدیثہ من وجہ صحیح، وذکر لہ ہذا الحدیث

أبو عياش الزُّرقي الأنصاري جس کا نام زيد بن الصامت ہے اس کا ذکر الکنی میں أبو أحمد الكرابيسي نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف پایا ہے لیکن یہ حدیث اس طرق سے صحیح نہیں ہے اور خاص اس روایت کا ذکر کیا

« قال إبو زرعۃ الدمشقی، عن إحمد بن حنبل: إبو عیاش الزرقی، زید بن النعمان. «تاریخہ (1245)

و قال إبو محمد ابن حزم فی «المحلی»: زید إبو عیاش لا یدری من ہو

بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ شخص صحابی نہیں بلکہ کوئی مجہول ہے

حماد بن سلمہ نے خبر دی کہ ایک شخص نے دیکھا یہ شخص کون تھا معلوم نہیں– خیال رہے حماد خود مختلط بھی ہو گئے تھے

سنن الدارقطنی از إبو الحسن علی بن عمر بن إحمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی (المتوفی: 385ھ-) میں ہے

حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ , نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّامَاتِيُّ , [ص:48] نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ , ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ , عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ , بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. رَفَعَهُ هَذَانُ عَنْ حَمَّادٍ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا عَنْهُ , سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ يَقُولُ , وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً , قَالَ: كَانَ مَذْهَبِي مَذْهَبَ أَهْلِ الْعِرَاقِ , فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

ابو جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ نے کہا جب وہ حدیث املا کرا رہے تھے کہ میں اہل عراق کے مذھب پر تھا (یعنی رکوع کے اس پاس رفع الیدین   نہیں کرتا تھا) پھر میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ نماز میں رفع الیدین کر رہے ہیں پہلی تکبیر پر اور جب رکوع کرتے اور جب اس سے سر اٹھاتے

اس سے معلوم ہوا کہ اِحمد بن إسحاق بن بہلول بن حسان التنوخی،ابو جعفر الأنباری الحنفیّ الفقیہ. [المتوفى: 318ه-] کے دور چوتھی صدی تک خواب میں رسول اللہ کی آمد کے عقیدے کو قبول کر لیا گیا تھا اور فقہی مباحث میں جب اختلاف شدید ہو جاتا تو دعوی کیا جاتا کہ خواب میں آ کر رسول اللہ ان مسائل کے حل بیان کر جاتے ہیں- افسوس نماز تو اس وقت اہم ہے جب عقیدہ صحیح ہو-افسوس کہ عقائد کی تبین کی بجائے ان غیر ضروری مسائل میں لوگ سند خواب پیش کر رہے تھے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل تشیع و خوارج و معتزلہ کے خوابوں میں آ کر ان کی رہنمائی نہیں فرما رہے تھے کہ حکم دیتے تھے گمراہ فرقوں کو چھوڑ کر اہل سنت بنو-

ظاہر ہے جب یہ حال ہوا تو فقہاء کی شامت آئی اور ان محدثین نے خواب بیان کیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام مالک یا امام شافعی وغیرہ سے خوش نہیں مثلا سیر الاعلام النبلاء میں امام الشافعی کے ترجمہ میں الذھبی لکھتے ہیں

زَكَرِيَّا بنُ أَحْمَدَ البَلْخِيُّ القَاضِي: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بنَ أَحْمَدَ بنِ نَصْرٍ التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي مَسْجِدِهِ بِالمَدِيْنَةِ، فَكَأَنِّيْ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَكْتُبُ رَأْيَ مَالِكٍ؟ قَالَ: (لاَ) . قُلْتُ: أَكْتُبُ رَأْيَ أَبِي حَنِيْفَةَ؟ قَالَ: (لاَ) . قُلْتُ: أَكْتُبُ رَأْيَ الشَّافِعِيِّ؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، كَأَنَّهُ انْتَهَرَنِي، وَقَالَ: (تَقُوْلُ: رَأْيَ الشَّافِعِيِّ! إِنَّهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ، وَلَكِنَّهُ رَدٌّ عَلَى مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي) .

زِكَرِيَّا بنُ أَحْمَدَ البَلْخِيُّ القَاضِي کہتے ہیں میں نے أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بنَ أَحْمَدَ بنِ نَصْرٍ التِّرْمِذِيَّ کو سنا کہا میں نے نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مسجد النبی میں تھے پس میں ان تک پہنچا اور سلام کیا اور کہا اے رسول اللہ کیا مالک کی رائے لکھوں؟ فرمایا نہیں – میں نے پوچھا کیا ابو حنیفہ کی رائے لکھوں ؟ فرمایا نہیں – پوچھا کیا شافعی کی رائے لکھوں ؟ ہاتھ کو اس طرح کیا کہ گویا منع کر رہے ہوں اور کہا تو شافعی کی رائے کا کہتا ہے وہ میری رائے نہیں ہے بلکہ میری سنت کی مخالف ہے

اسی طرح ایک خواب کا ذکر امام الذھبی نے کیا ہے جس میں امام مالک کی رائے کو رد کرنے کا حکم دیا گیا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بنُ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الخُوَارِزْمِيُّ نَزِيْلُ مَكَّةَ – فِيْمَا كَتَبَ إِلَيَّ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ رَشِيْقٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ حَسَنٍ البَلْخِيُّ، قَالَ: قُلْتُ فِي المَنَامِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا تَقُوْلُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَالشَّافِعِيِّ، وَمَالِكٍ؟ فَقَالَ: (لاَ قَوْلَ إِلاَّ قَوْلِي، لَكِنَّ قَوْلَ الشَّافِعِيِّ ضِدُّ قَوْلِ أَهْلِ البِدَعِ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بنُ أَبِي حَاتِمٍ کہتے ہیں مکہ والے أَبُو عُثْمَانَ الخُوَارِزْمِيُّ نے روایت کیا اس خط میں جو لکھا کہ مُحَمَّدُ بنُ رَشِيْقٍ، نے کہ مُحَمَّدُ بنُ حَسَنٍ البَلْخِيّ نے روایت کیا کہا میں نے خواب میں رسول اللہ سے پوچھا : اے رسول اللہ آپ مالک شافعی اور ابو حنیفہ کی رائے پر کیا کہتے ہیں ؟ فرمایا ان کا قول وہ نہیں جو میرا ہے اور شافعی کا قول اہل بدعت کی ضد ہے

یہ متضاد خواب ظاہر کرتے ہیں کہ ابلیس نے خواب میں آ کر دعوی کیا کہ وہ رسول اللہ ہے اور پھر ایک فقیہ کے خواب میں کچھ بیان کیا اور دوسرے کے خواب میں کچھ

بیداری میں بھی دیکھنا ممکن ہے

فیض الباری میں انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں

ويمكن عندي رؤيته صلى الله عليه وسلّم يقظةً (1) لمن رزقه الله سبحانه كما نقل عن السيوطي رحمه الله تعالى – وكان زاهدًا متشددًا في الكلام على بعض معاصريه ممن له شأن – أنه رآه صلى الله عليه وسلّم اثنين وعشرين مرة وسأله عن أحاديث ثم صححها بعد تصحيحه صلى الله عليه وسلّم

میرے نزدیک بیداری میں بھی رسول اللّہ کو دیکھنا ممکن ہے جس کو اللّہ عطا کرے جیسا سیوطی سے نقل کیا گیا ہے جو ایک سخت زاہد تھے … انہوں نے رسول اللّہ صلی اللّہ علیہ وسلم کو ۲۸ مرتبہ دیکھا اور ان سے احادیث کی تصحیح کے بعد ان کو صحیح قرار دیا

انور شاہ نے مزید لکھا

والشعراني رحمه الله تعالى أيضًا كتب أنه رآه صلى الله عليه وسلّم وقرأ عليه البخاري في ثمانية رفقة معه

الشعراني نے رسول اللہ کو دیکھا اور ان کے سامنے صحیح بخاری اپنے ۸ رفقاء کے ساتھ پڑھی

جلال الدین سیوطی الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۳۱۳ میں بہت سے علماء و صوفیاء کے اقوال نقل کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی روح اقدس کو ملکوت ارض و سما میں تصرف وسیع عطا کر دیا ہے، دن ہو یا رات، عالم خواب ہو یا عالم بیداری، جس وقت اور جب بھی چاہیں کسی بھی غلام کو اپنے دیدار اور زیارت سے نواز سکتے ہیں، جسے چاہیں چادر مبارک عطا کر جائیں اور جسے چاہیں موئے مبارک دیں۔

الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) سورہ الاحزاب کی تفسیر میں روح المعانی میں لکھتے ہیں

وأيد بحديث أبي يعلى «والذي نفسي بيده لينزلن عيسى ابن مريم ثم لئن قام على قبري وقال يا محمد لأجيبنه» . وجوز أن يكون ذلك بالاجتماع معه عليه الصلاة والسّلام روحانية ولا بدع في ذلك فقد وقعت رؤيته صلّى الله عليه وسلم بعد وفاته لغير واحد من الكاملين من هذه الأمة والأخذ منه يقظة

اور اس کی تائید ہوتی ہے حدیث ابی یعلی سے جس میں ہے کہ وہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور عیسیٰ نازل ہوں گے پھر جب میری قبر پر آئیں گے اور کہیں گے یا محمد میں جواب دوں گا اور جائز ہے کہ یہ اجتماع انبیاء کا روحانی ہو اور یہ بعید بھی نہیں کیونکہ اس امت کے ایک سے زائد کاملین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات بیداری میں دیکھا ہے

راقم اس سے متفق نہیں ہے ابی یعلی کی روایت کو منکر سمجھتا ہے

اسی تفسیر میں سورہ یس کے تحت الوسی لکھتے ہیں

والأنفس الناطقة الإنسانية إذا كانت قدسية قد تنسلخ عن الأبدان وتذهب متمثلة ظاهرة بصور أبدانها أو بصور أخرى كما يتمثل جبريل عليه السلام ويظهر بصورة دحية أو بصورة بعض الأعراب كما جاء في صحيح الأخبار حيث يشاء الله عز وجل مع بقاء نوع تعلق لها بالأبدان الأصلية يتأتى معه صدور الأفعال منها كما يحكى عن بعض الأولياء قدست أسرارهم أنهم يرون في وقت واحد في عدة مواضع وما ذاك إلا لقوة تجرد أنفسهم وغاية تقدسها فتمثل وتظهر في موضع وبدنها الأصلي في موضع آخر

نفس ناطقہ انسانی جب پاک ہو جاتا ہے تو اپنے بدن سے جدا ہو کر مماثل ظاہری ابدان سے یا کسی اور صورت میں ظاہر ہوتے ہیں جیسے کہ جبریل کی شکل میں یا دحیہ کلبی کی صورت یا بدو کی صورت جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے جیسا اللہ چاہے اس بدن کی بقاء کے ساتھ جو اصلی بدن سے بھی جڑا ہو ایک ہی وقت میں لیکن کئی مقام پر ہو اس طرح حکایت کیا گیا ہے اولیاء سے جن کے پاک راز ہیں کہ ان کو ایک ہی وقت میں الگ الگ جگہوں پر دیکھا گیا

اس طرح الوسی نے یہ ثابت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں کئی مقام پر ظاہر ہو سکتے ہیں

آج یہ عقیدہ بریلویوں کا ہے۔راقم اس فلسفے کو رد کرتا ہے

فرقوں میں متضاد خواب

وہابی عالم صالح المغامسی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ممکن ہے یہ مبشرات میں سے ہے یہاں تک کہ امہات المومنین کو بھی دیکھا جا سکتا ہے

زبیر علی زئی اپنے مضمون محمد اسحاق صاحب جھال والا : اپنے خطبات کی روشنی میں میں لکھتے ہیں

علامہ رشید رضامصری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مفتی محمد عبدہ (رحمہ اللہ) نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور انہوں نے آپ سے پوچھا : یا رسول اللہ ! اگر احد کے دن اللہ تعالیٰ جنگ کے نتیجہ کے بارے میں آپ کو اختیار دیتا تو آپ فتح پسند فرماتے یا شکست پسند فرماتے ؟ تو آپ نے جواب دیا کہ شکست کو پسند کرتا حالانکہ ساری دنیا فتح کو پسند کرتی ہے ۔(تفسیر نمونہ بحوالہ تفسیر المنار ۳/۹۲)"
(خطباتِ اسحاق ج ۲ ص ۱۹۳، ۱۹۴)
تبصرہ : اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ محمد عبدہ (مصری، منکرِ حدیث بدعتی) نے خوا ب میں ضرور بالضرور رسول اللہ ﷺ کو ہی دیکھا تھا ۔ کیا وہ آپ ﷺ کی صورت مبارک پہنچانتا تھا ؟ کیا اس نے خواب بیان کرنے میں جھوٹ نہیں بولا؟

اہل حدیث علماء نبی کا خواب میں انا مانتے ہیں ایک منکر حدیث دیکھے تو ان کو قبول نہیں –نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کس اہل حدیث نے دیکھی ہے یہ زبیر علی نہیں بتایا

غیر مقلدین کا ایک اشتہار نظر سے گزرا

فرقہ ناجیہ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ سَخْتَوَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنَ مَنْصُورٍ الْحَافِظَ بِصُورَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ بِفَسَا يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ: مَنِ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ مِنْ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً؟ قَالَ: «أَنْتُمْ يَا **أَصْحَابَ الْحَدِيثِ** »

ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن بشر رحمہ اللہ جو فسا (ملک فارس کا ایک شہر) کے ہیں فرماتے ہیں: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے دریافت کیا: تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ جماعت کونسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے حدیث والو تم ہو"۔ (شرف اصحاب الحدیث، ص: 27)

بر صغیر کے صوفی شاہ ولی اللہ نے اس مسئلہ پر کتاب الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین مرتب کی جس میں اپنے والد مشائخ اور خود اپنے چالیس خوابوں کو جمع کیا ہے

اس کے علاوہ الدر الثمین اور انفاس العارفین میں قصہ نقل کیا

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد شاہ عبدالرحیم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آپ بیمار ہو گئے اس وقت آپ کے سسر شاہ عبدالعزیز بھی ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے تھے، فرمانے لگے بیٹا جس رخ

پر تمہاری چارپائی بچھی ہوئی ہے اور جس طرف تمہارے قدم ہیں اس سمت سے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں، ابھی تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف ہی نہیں لائے لیکن خبر والوں کو پہلے ہی خبر ہو گئی کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ چارپائی کا رخ بدلا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کیف حالک یا ابنی ؟ میرے بیٹے کیسا حال ہے؟ اپنا دست اقدس پھیرا تو شاہ عبدالرحیم شفاء یاب ہو گئے، دل میں خیال آیا کہ پتہ نہیں خواب ہے یا بیداری کاش آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نشانی دے جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا۔ دو موئے مبارک ہاتھ میں آئے تکیے کے نیچے رکھ کر عطا کر دیئے فرمایا بیٹا ہم تمہیں دو موئے مبارک بطور نشانی دیے جا رہے ہیں، صبح بیدار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک موجود تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہتے ہیں ان میں سے ایک موئے مبارک میرے پاس موجود ہے

گمراہ صوفیاء اور گمراہ سلفیوں دونوں کے خوابوں میں رسول اللہ آ کر ان فرقوں کو داد و تحسین دے رہے ہیں ! یا للعجب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم منکرین حدیث کے خواب میں آ رہے ہیں اہل حدیث کے خواب میں آ رہے ہیں، صوفیاء کے خواب میں آ رہے ہیں ، عقل سلیم رکھنے والے سوچیں کیا یہ مولویوں کا جال نہیں کہ اپنا معتقد بنانے کہ لئے ایسے انچھر استعمال کرتے ہیں